Rs: 3/-

ہفت روزہ
الجمعیۃ
نئی دہلی

جلد ۵۵ شمارہ ۱۵ ۱۲ تا ۱۸ اپریل ۲۰۰۲ء ۲۸ محرم تا ۴ صفر ۱۴۲۳ھ

ایک خودکش فدائی حملہ کو بہانہ بناکر

فلسطینیوں کے خلاف اسرائیل کی دہشت گردی

اقوام متحدہ یہ ناانصافی کب تک برداشت کرتی رہے گی؟

فلسطینی نوجوانوں کے خودکش حملوں کی مذمت کرنے والوں کو یہ بھی سوچنا چاہئے کہ آخر فلسطینی نوجوان اپنی جانوں کا یہ نذرانہ پیش کرنے پر کیوں مجبور ہورہے ہیں۔

محمد سالم جامی

۱۹۴۸ء میں قلب عرب میں اقوام متحدہ نے جب اسرائیل کا خنجر گھونپا تھا وہ دن ہے اور آج کا دن مشرق وسطیٰ کی امن و امان کی بربادی اور قتل و غارتگری کی آماجگاہ بنا ہوا ہے اور شاید ہی کوئی دن ایسا گزرتا ہو جب اسرائیلی درندوں کے ہاتھوں کسی نہ کسی بے قصور فلسطینی کی جان نہ لی جاتی ہو۔

حالانکہ امریکی دباؤ اور برطانوی ایجنسی کے نتیجہ میں فلسطینی اتھارٹی کی علیحدہ حیثیت تسلیم کرلی گئی ہے مگر اسرائیل ہے کہ اس کی درندگی برابر بڑھتی ہی جارہی ہے گزشتہ چند سال کے دوران جب سے بدنام زمانہ مسلم دشمن یہودی ایریل شیرون اسرائیل کا وزیر اعظم بنا ہے اس وقت سے ایک منصوبہ بند حکمت عملی کے تحت اسرائیلی مسلح افواج فلسطینی اتھارٹی کے مرکز رملہ میں نہ صرف گھس چکی ہے بلکہ وہ بار بار اتھارٹی کے دفاتر کو تباہ و برباد بھی کرتی رہی ہے۔ گزشتہ تین ماہ سے جاری یاسر عرفات کا محاصرہ جو اسرائیلی درندے جاری رکھے ہوئے تھے ابھی ختم ہوئے صرف ایک ہفتہ بھی نہ گزرا تھا کہ اسرائیل کے ایک ہوٹل میں ایک فدائی حملے کو بہانہ بناکر جس میں [illegible] افراد ہلاک اور ایک سو سے زائد زخمی ہوگئے ہیں اسرائیلی افواج نے ایک بار پھر فلسطینی اتھارٹی کے مرکز رملہ میں گھس کر [illegible] یاسر عرفات کا [illegible] کردیا ہے اور انھیں ان کے دفتر میں ہی [illegible] دیا ہے۔

بلاشبہ فلسطینی فدائین کی طرف سے یہ خود کش حملے قابل مذمت ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ آخر فلسطینی نوجوان اپنی جانیں [illegible] ہیں اور اس میں اسرائیل [illegible] امریکہ [illegible]

دلچسپ بات یہ ہے [illegible] اس کیلئے میدان کر سامنے آجاتا ہے۔ جب فلسطینی فدائی حملے کرتے ہیں یا اپنا دفاع کسی دوسرے طریقے سے کرتے ہیں تو امریکہ فوراً فلسطینیوں کی مذمت کرنے میدان میں کودتا نظر آنے لگتا ہے مگر جب اس کا چہیتا اسرائیل نہتے فلسطینیوں پر ٹینکوں سے حملے کرکے انہیں نیست و نابود کرنے کی کوشش کرتا ہے تو پوری دنیا سے دہشت گردی ختم کرنے کا دعویدار امریکہ خاموش تماشائی نظر آنے لگتا ہے۔ ایک طرف اسرائیلی توپیں، ٹینک اور بمبار طیارے ہیں جن کے ذریعہ مسلسل فلسطینی

حصے کے صرف ایک قطعہ اراضی پر راضی ہوکر اپنا سب کچھ اسرائیل کے حوالہ کردیا ہے۔ آخر امریکہ اور اس کے حواریین یہ کیوں سوچنے کی

زحمت گوارا نہیں کرتے کہ فلسطینی نوجوان خود اپنے آپ کو کیوں ہلاک کررہے ہیں ظاہر ہے ان میں انکے اسی احساس محرومی کا زبردست دخل ہے جس کا وہ گزشتہ پچاس سالوں سے شکار ہیں۔

اسرائیل نے فلسطینی شہروں پر حملہ اس وقت کیا ہے جب بیروت میں عرب ملکوں کے سربراہوں کی [illegible] کانفرنس چل رہی ہے جس میں

بگاڑنے کی کوشش کی جایا کرتی ہے اور یہ کہا کوئی بہانہ نہ ہوگا کہ اسرائیل رملہ پر حملہ کرکے در اصل بیروت سربراہ کانفرنس کو بھی سبوتاژ کرنے کی کوشش کی ہے۔

حالانکہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے اسرائیل سے رملہ سے اپنی فوجیں واپس بلانے کو کہا ہے مگر نام نہاد جمہوریت اس نے اس تجویز پر کوئی توجہ نہیں دی ہے جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ اسرائیل پوری طرح فلسطینی اتھارٹی اور اس کے سربراہ یاسر عرفات کو ختم کرنے پر تلا ہوا ہے۔ فلسطینی اتھارٹی ایک تسلیم شدہ ادارہ ہے جو ایک تسلیم شدہ ریاست کا نظام چلا رہا ہے۔

اب بھی جب تک امریکہ و برطانیہ نہیں کہیں گے اسرائیل اپنی فوجی کارروائی سے باز نہیں آئے گا۔

ہمارے خیال میں اسرائیل جتنا جلدی اس بات کو سمجھ لے کہ آج کے دور میں مسائل کو طاقت کے ذریعہ حل نہیں کیا جاسکتا، اتنا ہی اس کے لیے بہتر ہوگا۔ اسے معلوم ہونا چاہئے کہ اس وقت فلسطینیوں کے پاس صرف ان کی جان ہے جس کا نذرانہ دیکر وہ بہت سے اسرائیلی درندوں کی جان لے سکتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ فلسطینی فدائین بلا جھجک اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرکے اسرائیلی درندوں کی ناک میں دم کئے ہوئے ہیں۔ آج اسرائیل کا ایک ایک شہری اپنی جان اور مال کی طرف سے بے حد فکرمند ہے اور یہی وجہ ہے کہ جب ولی عہد شہزادہ عبداللہ کی زمین کے بدلے امن والی تجویز سامنے آئی تو اسرائیلی شہریوں کی اکثریت نے اسے خوش آمدید کہا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ زمین دے کر اگر امن حاصل ہوجائے تو یہ سودا کوئی مہنگا نہیں ہے لیکن شیرون جب تک وزیر اعظم ہے شاید اسرائیلی عوام کی یہ خواہش پوری نہ ہوسکے کیونکہ فلسطینی عوام کے خلاف شیرون کے دل و دماغ میں جذبات کوٹ کوٹ کر بھرے ہوئے ہیں۔

ہر حال مستقبل میں کیا ہوتا ہے یہ تو آنے والا وقت ہی بتائے گا مگر یہ بات طے ہے کہ اگر شیرون نے اس درندگی کو بند نہ کیا تو اسے [illegible] فلسطینی نوجوان اب سر سے کفن باندھ کر سڑکوں پر نکل چکے ہیں۔ □□

[illegible] پر حملے کئے جارہے ہیں اور دوسری طرف نہتے اور بے قصور فلسطینی ہیں جنہیں معمولی معمولی کارروائیوں پر دہشت گرد کہا جاتا ہے۔

فلسطینی فدائین کی طرف سے جب بھی کوئی حملہ ہوتا ہے تو اسرائیل اس کی سزا آخر ان بے قصور فلسطینیوں کو کیوں دیتا ہے جو اپنی روزی روٹی کے لیے ایک ایک دانے کے محتاج ہیں [illegible] یاسر عرفات کا کیا قصور ہے جس نے [illegible]

سعودی ولی عہد عبداللہ بن عبدالعزیز کی اس تجویز پر غور ہورہا تھا کہ اگر اسرائیل ۱۹۶۷ء سے پہلی پوزیشن پر واپس چلا جائے اور تمام مقبوضہ علاقے بشمول بیت المقدس خالی کردے تو تمام عرب ملک اسے تسلیم کرلیں گے۔ سعودی ولی عہد کی اس تجویز کو تمام عرب سربراہوں نے منظور بھی کرلیا ہے خود اسرائیل کی طرف سے بھی اس تجویز پر مثبت رد عمل ظاہر کیا گیا [illegible]

اسرائیل کا بار بار اس پر حملہ کیا اس حقیقت کو ظاہر نہیں کرتا ہے کہ اسرائیل نے ابھی تک فلسطینی ریاست کو تسلیم نہیں کیا ہے اور اگر ایسا ہے تو پھر سمجھ لینا چاہئے کہ اسرائیل صرف طاقت کی زبان ہی سمجھتا ہے جو بدقسمتی سے عربوں اور عالم اسلام کے پاس نہیں ہے۔ اسرائیل امریکہ اور برطانیہ کی ایک رکھیل [illegible]

آخر امریکہ اور اس کے حواریین یہ کیوں سوچنے کی زحمت گوارا نہیں کرتے کہ فلسطینی نوجوان خود اپنے آپ کو کیوں ہلاک کررہے ہیں ظاہر ہے ان میں ان کے اسی احساس محرومی کا زبردست دخل ہے جس کا وہ گزشتہ پچاس سالوں سے شکار ہیں۔

امریکہ اور سعودی عرب تعلقات میں کوئی تبدیلی نہیں آرہی ہے

فلسطین کا منصفانہ حل ضروری ہے • خواتین کے لئے طب اور تعلیم کے شعبوں میں کوئی پابندی نہیں

سعودی عرب کے ولی عہد اور نائب وزیر اعظم اول شہزادہ عبداللہ بن عبدالعزیز کا ایک اہم انٹرویو

س: کیا امریکہ، سعودی عرب تعلقات میں تبدیلی آرہی ہے؟

ج: اس کے برعکس میں یہ نہیں سمجھتا کہ سعودی عرب اور امریکہ کے تعلقات میں کوئی تبدیلی آرہی ہے۔ گزشتہ چھ دہائیوں میں ہمارے تعلقات اور زیادہ مضبوط ہوئے ہیں۔ ہمارے درمیان اختلاف صرف میڈیا میں نظر آتا ہے اس کے سوا کسی اختلاف کا علم نہیں۔

س: آپ فلسطین کے بارے میں اس قدر دو ٹوک کیوں رہتے ہیں؟

ج: اس کے کئی اسباب ہیں، سب سے پہلا سبب یہ ہے کہ یہ انصاف کا تقاضہ ہے، دوسرا سبب یہ ہے کہ معاملہ حق اور سچ کا ہے، تیسرا سبب یہ ہے کہ فلسطین کی تاریخ جس کا مجھے علم ہے، چوتھا سبب یہ ہے کہ یہ مسئلہ انسانیت کا مسئلہ ہے۔

س: میں ایک سوال آپ سے کرتا ہوں، کیا جو کچھ ان علاقوں میں ہو رہا ہے وہ حق اور انصاف کے خلاف ہے؟ کیا یہ سب انصاف پر مبنی ہے؟ کیا یہ حق بجانب ہے؟ [illegible]

ج: یہ جنگ نہیں ہے۔ جنگ وہ ہوتی ہے، جس میں دو ملک آمنے سامنے لڑتے ہیں، یہاں ایک فوج ہے، جو ہوائی جہازوں اور ٹینکوں سے لیس ہے، [illegible] ان لوگوں سے ہے، جن کے پاس پتھر اور [illegible]

[illegible]

مجھے جلاوطنی ہرگز منظور نہیں ہے میں انشاء اللہ بیت المقدس میں نماز ادا کروں گا: یاسر عرفات

فلسطینی صدر یاسر عرفات نے مسلمانوں اور عیسائیوں کے مقدس مقامات پر اسرائیلی حملوں کے خلاف پوری دنیا سے مداخلت کرنے کی اپیل کی ہے۔ [illegible] بیت المقدس میں نماز ادا کریں گے۔

[illegible]

ہفت روزہ الجمعیۃ نئی دہلی

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قومی اتحاد: وقت کی اہم ضرورت

گجرات میں فرقہ پرستی کا عفریت اپنی تمام تر ہلاکت خیزیوں کے ساتھ جاری ہے اور حالانکہ ان فسادات کی ابتدا ہوئے چالیس دن سے زائد کا عرصہ گزر چکا ہے لیکن نہ تو ریاستی حکومت ہی موت کے اس ناٹک پر قابو پانے کی کوئی موثر کوشش کر رہی ہے اور نہ ہی مرکزی حکومت اس سلسلہ میں کوئی قدم اٹھا رہی ہے۔

فرقہ پرستی کے اس ناگ کو آگے بڑھ کر گجرات کے لوگوں کو ڈس لینے کی مودی حکومت نے جس طرح کھلی چھوٹ دی وہ فسادات کی تاریخ کا ایک نیا باب ہے۔ پہلے بہتر گھنٹوں کے دوران اس ناگ نے ایک ہزار سے زائد بے قصور انسانوں کو ڈس لیا اور نریندر مودی اسے نیوٹن کے اصول "عمل اور رد عمل" کی تصویری قرار دیتے رہے ظاہر ہے ان کا منشاء یہی رہا ہوگا کہ گودھرا میں کچھ ناپسندیدہ عناصر نے جو کچھ کیا اس کے رد عمل میں پورے گجرات کو آگ و خون کا شکار بنا دیا جائے فرقہ پرست عناصر نے ان کی اس خواہش کو پورا بھی کیا جس کا کسی نہ کسی شکل میں سلسلہ آج بھی جاری ہے جس میں تادم تحریر انتہائی محتاط اندازوں کے مطابق دو ہزار سے زائد نہتے بے قصور اور گودھرا حادثہ سے قطعی لاتعلق انسان موت کی آغوش میں چلے گئے ہیں اور دس ہزار کروڑ روپے سے زائد کی املاک و جائداد جلا کر خاکستر کر دی گئی ہیں۔

ہم اس بحث میں جانا نہیں چاہتے کہ اگر گجرات میں خون مسلم کی یہ ارزانی گودھرا حادثہ کا رد عمل ہے تو خود گودھرا حادثہ کون سے ناشائستہ اور مجرمانہ عمل کا رد عمل تھا اس کے لیے ریاستی حکومت نے ایک جانچ کمیشن کا اعلان کر دیا ہے اور وہاں اگر مودی حکومت نے جانچ کمیشن کو آزادی سے کام کرنے کا موقع دیا تو تمام حقائق اور واقعات جن پر فرقہ پرست مودی حکومت نے سازشوں کے پردے ڈال رکھے ہیں اور ایک رٹی رٹائی کہانی دہرائی جا رہی ہے کھل کر سامنے آ جائیں گے، اسی جانچ کمیشن کی رپورٹ سے یہ بھی معلوم ہو سکے گا کہ سابرمتی ایکسپریس میں سفر کرنے والے نام نہاد کارسیوک کن کن جرائم پیشہ گروہوں سے تعلق رکھنے والے تھے اور انھوں نے احمد آباد سے فیض آباد تک اور پھر واپسی میں فیض آباد سے گودھرا تک کیا کیا مجرمانہ کارنامے انجام دیے تھے حالانکہ یہ جانچ کمیشن اسی مودی حکومت نے قائم کیا ہے جو گجرات میں دو ہزار سے زائد بے قصور انسانوں کی قاتل ہے لیکن ہمیں پورا بھروسہ ہے کہ یہ جانچ کمیشن کسی دباؤ میں آئے بغیر اپنا کام کرے گا اور گودھرا حادثہ سمیت ان تمام حالات پر ایک جامع رپورٹ تیار کرے گا جو گزشتہ چالیس دنوں سے پورے گجرات میں رونما ہو رہے ہیں۔

ملک بالخصوص گجرات میں اس وقت جو صورتحال ہے ظاہر ہے ملک کا وہ طبقہ جو ملک میں امن چین اور قومی اتحاد کا خواہشمند ہے بے چین ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا وہ اس حقیقت کو بخوبی سمجھتا ہے کہ ملک کی اکثریت فرقہ پرست عناصر کی سرگرمیوں کو ہرگز پسند نہیں کرتی خود ہمارے برادران وطن کی اکثریت فرقہ پرستوں کی جعلسازی اور ان کے مفسدانہ عزائم سے بیزار ہے اسے احساس ہے کہ ملک میں اگر ایک اینٹ بھی ٹوٹ کر گرتی ہے تو وہ ملک کے قلعہ اتحاد کو کمزوری کرتی ہے اسے یہ بھی احساس ہے کہ گجرات میں اربوں روپے کا نقصان صرف مسلمانوں کا ہی نہیں ہوا بلکہ فرقہ پرستوں نے ملک کے ایک بڑے سرمایہ کا بھی نقصان کیا ہے جس کی مار ملک کے ایک ایک شہری پر پڑے گی اور یہی وجہ ہے کہ آج خود ہمارے برادران وطن کی اکثریت یہ سوچنے پر مجبور ہے کہ اس عفریت کی پیش قدمی کو کیسے روکا جائے۔

یہ کہنے میں ذرا بھی مبالغہ نہیں ہے کہ گودھرا اور گجرات کے ان حادثات نے بڑی محنت سے برسوں کی کوششوں سے تیار کیے گئے اس انسانی حقوق کے اعلیٰ معیار پر قائم سیاسی نظام اور اس کے ذریعہ وجود میں آنے والے ملک کے جمہوری دستوری نظام کو بڑی ڈھٹائی کے ساتھ چیلنج دیا ہے، جن ملکوں میں بھی حقوق انسانی کی پاسداری نہیں کی گئی جہاں جمہوریت آج بھی ایک نرم و نازک پودا ہے اور جس کی بدولت وہ پوری دنیا میں گری ہوئی نظروں سے دیکھے جاتے ہیں آج گجرات کے حالات نے انھیں ہم پر ہنسنے اور ہمارے جمہوری دستوری نظام پر سوالیہ نشان لگانے کا موقع دے دیا ہے۔ صورتحال کا بدترین پہلو یہ ہے کہ قانون اور آئین کے محافظین نے حیرتناک بے عملی یا بالفاظ دیگر سوچی سمجھی اور منصوبہ بند سازش کے تحت سست روی کا مظاہرہ کیا ہے۔ گجرات میں اب تک جو تخریبی کارروائیاں کی گئی ہیں ان سے امن و قانون کے ذمہ دار لوگوں کی نااہلی اور بے عملی نمایاں طور پر نہ صرف ظاہر ہو رہی ہے بلکہ وہ انتہائی ڈھٹائی اور بے شرمی کے ساتھ اعلان کر رہے ہیں کہ "بہتر گھنٹوں کے بعد فسادات کا کام ہو چکا ان کی مستعدی کی سچی جانچ مثال ہے۔" بلکہ حقیقت یہ ہے کہ گجرات آج بھی جنگ کے دہانے پر ہے چالیس دن گزر رہے ہیں معصوم انسانیت کیلئے جہنم بنا ہوا ہے۔

"اس آدم خور فاشزم کی یلغار سے دکھ اور مصیبت جھیلنے والے لوگ اپنے چاروں طرف نظریں گھما گھما کر دیکھ رہے ہیں اور خود اپنے سے سوال کر رہے ہیں کہ کیا کوئی پورے ملک میں ان کی طرف دیکھ رہا ہے اور کیا کوئی ہے جو ان کا دکھ درد بانٹے اور ان کی مدد کرنے کے لیے آگے آئے۔

یہ بات خوش آئند ہے کہ برادران وطن میں ابھی ایک بڑی تعداد ایسے لوگوں کی موجود ہے جو حق کو حق کہنے سے ہچکچاتی نہیں ہے اور جو فرقہ پرستوں کے انسانیت دشمنی کے اس کھیل کو قطعی برداشت کرنے کیلئے تیار نہیں ہے۔ جمعیۃ علماء ہند اور اس کی باوقار قیادت کے لیے بھی ایک بات ہے جو "بیاباں کی شب تاریک میں قندیل رہبانی" کا کام انجام دیتی ہے۔ ہندوستان پر جب کوئی ایسا وقت آیا جس نے ملک کے اتحاد اور اس کی یکجہتی کو خطرات سے دوچار کیا جمعیۃ علماء ہند نے صاف ستھرے سیکولر خیال کے برادران وطن کو ساتھ لے کر ملک کے اتحاد اور اس کی یکجہتی پر یلغار کرنے والی فرقہ پرست طاقتوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور انہیں پسپائی پر مجبور کر دیا۔

آج ایک بار پھر ملک کے اتحاد و یکجہتی کو پارہ پارہ کر کے ہندوستان کو "ہندو راشٹر" بنانے کی سازشوں کے جو جال بنے جا رہے ہیں اس مرحلہ وار کی کڑی سمجھے جانے والے گجرات سے اس سازش کا عملی آغاز کیا گیا ہے۔ ظاہر ہے جمعیۃ علماء ہند جس نے نہ صرف ملک کی آزادی کے لیے بیش بہا قربانیاں دی ہیں بلکہ ملک کا جمہوری سیکولر دستور بھی اسی کی کوششوں کا رہین منت ہے، ملک کے موجودہ خوفناک حالات پر خاموش تماشائی کیسے ہی رہ سکتی ہے۔ اس موقع پر اس نے برادران وطن کے ان تمام افراد کو آواز دی جو سیکولرزم بھائی چارہ و قومی اتحاد پر یقین رکھتے ہیں اور گجرات کی ہندوتوا کی تجربہ گاہ سے اٹھنے والے اس طوفان کا مقابلہ کرنے کے لیے کوئی موثر حکمت عملی مرتب کرنے کا پیغام دیا خدا کا شکر و کرم ہے کہ جمعیۃ علماء ہند کی اس بروقت آواز کو سنا گیا جس کے نتیجہ میں ۱۶ اپریل ۲۰۰۲ء بروز منگل دہلی میں جمعیۃ علماء ہند کے زیر اہتمام "قومی اتحاد" کے موضوع پر ایک عظیم اجتماع منعقد ہو رہا ہے جس میں ملک کے کونے کونے سے لیڈران اور سیکولر شخصیات شرکت کر کے یہ طے کریں گے کہ ملک کے اتحاد و یکجہتی کو ان درندوں سے کیسے بچایا جائے۔

جمعیۃ علماء ہند نے سیکولر طاقتوں کو ایک پلیٹ فارم مہیا کر دیا ہے اب سیکولر برادران وطن کا فریضہ ہے کہ وہ آگے آئیں اور مصلحت آمیز خاموشی کو توڑتے ہوئے فرقہ پرست طاقتوں کو بتا دیں کہ بنیادی طور پر یہ ملک سیکولر عوام کا ہے اور فرقہ پرستی کے لیے یہاں کوئی جگہ ہے اور نہ کوئی گنجائش ہے۔

ہمیں یقین ہے کہ برادران وطن کی ایک بڑی تعداد جو فرقہ پرستی کی شدید مخالف ہے اس موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے فرقہ پرست عناصر کے گھناؤنے منصوبوں کو ناکام بنانے کے لیے جمعیۃ علماء ہند کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر کوئی ایسا لائحہ عمل تیار کرنے میں کامیاب ہوں گے جو فرقہ پرستی کے عفریت کی پیش قدمی کو روک سکے گا۔

قومی اتحاد کے تعلق سے اس اجتماع کا بنیادی مقصد یہی ہے کہ فرقہ پرستی کے خلاف اس لڑائی میں تمام سیکولر عوام اتحاد کا مظاہرہ کرتے ہوئے فرقہ پرست عناصر کو یہ باور کرا دیں کہ یہ ملک صرف ہندوؤں کا ہی نہیں بلکہ ان تمام لوگوں کا ہے جنہیں ملک کے دستور نے حق شہریت عطا کیا ہے خواہ ان کا مذہب ان کی زبان اور تہذیب کچھ بھی کیوں نہ ہو۔ □□

جواھر القرآن

سورہ ھود : ۱۱
ترجمہ آیات : ۱۵
حضرت شیخ الہندؒ

○ جو کوئی چاہے دنیا کی زندگانی اور اس کی زینت بھگتا دیں گے ہم ان کو ان کے عمل دنیا میں اور ان کو اس میں کچھ نقصان نہیں (ف ۱)

فوائد: —— علامہ شبیر احمد عثمانیؒ

(ف ۱) یعنی اپنے واضح ثبوت کے بعد جو شخص قرآن پر ایمان نہیں لاتا یا اس کے بتائے ہوئے راستہ پر نہیں چلتا بلکہ دنیا کی چند روزہ زندگی اور فانی ٹیپ ٹاپ ہی کو اپنا مقصود ٹھہرا کر کل جدوجہد کرتا ہے اگر بظاہر کوئی نیک کام مثلاً خیرات وغیرہ کرتا ہے تو اس سے بھی آخرت کی بہتری اور رضائے الٰہی کی خوشنودی مقصود نہیں ہوتی محض دنیوی فوائد کا حاصل کر لینا پیش نظر ہوتا ہے۔ ایسے لوگوں کی بابت خواہ وہ یہود و نصاریٰ ہوں یا مشرکین یا منافقین یا دنیا پرست ریاکار مسلمان بتلا دیا کہ دنیا ہی میں ان کا بھگتان کر دیا جائے گا جو اعمال اور کوششیں وہ حصول دنیا کے لیے کریں گے ان کے ثمرات یہاں ہی دیے جائیں گے۔ جس حد تک خدا تعالیٰ اپنے علم و حکمت سے جس قدر مناسب جانے گا اور جس کو چاہے گا یہیں عطا فرمائے گا۔ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کافر جو خیرات وغیرہ کے کام کرے اس کی بھلائی اور صوری حسنات جو روح ایمان سے یکسر خالی ہیں دنیا میں رائیگاں نہیں جاتیں۔ ان کے بدلہ میں خدا تعالیٰ تندرستی، مال، اولاد، عزت و حکومت وغیرہ دے کر سب کا حساب یہاں کر دیتا ہے۔ مرنے کے بعد دوسری زندگی میں کوئی چیز اس کے کام آنے والی نہیں جس کافر کے لیے جس دوزخ کی سزا مقرر ہو چکی ہے وہ کسی طرح اس سے کم ہونے والی نہیں۔ من کان یرید العاجلۃ عجلنا لہ فیھا ما نشاء لمن نرید ثم جعلنا لہ جھنم یصلاھا مذموما مدحورا (بنی اسرائیل رکوع ۲) ریاکار اور دنیا پرست عالم متصدق اور مجاہد کے حق میں جو حدیث آئی ہے اس کا حاصل بھی یہی ہے کہ ان سے محشر میں کہا جائے گا کہ تم نے قرآن کے لیے تو علم سیکھا تھا، صدقہ جہاد کیا تھا وہ دنیا میں حاصل ہو چکی اب دار آخرت میں تمہارے لیے کچھ نہیں۔ فرشتوں کو حکم ہوگا کہ اسے جہنم میں لے جاؤ۔ (اعاذنا اللہ منہا)

گجرات میں مودی کا ہندو کارڈ نہیں بلکہ یہ قتل کارڈ ہے

سابق وزیر داخلہ جناب نریش راول سے گفتگو کے اہم اقتباسات

س: گجرات میں تشدد کا کیا حال ہے؟

ج: گجرات میں تشدد جاری ہوئے ایک ماہ گزر چکا ہے حالانکہ دعوے تو یہ کئے جا رہے ہیں کہ گجرات میں تشدد کو بڑی حد تک کنٹرول کر لیا گیا ہے لیکن تشدد آگ زنی لوٹ مار اور موت کا کھیل بدستور چل رہا ہے اس لپیٹ میں ریاست کے ۲۶ ہزار لوگ آ چکے ہیں اور اصل وزیر اعلیٰ نریندر مودی نے گجرات میں ہندو کارڈ نہیں بلکہ قتل کا کارڈ کھیلا ہے۔ حکمراں پارٹی گجرات میں قتل عام کی ذمہ داری سے نہیں بچ سکتی کیونکہ تشدد کو بڑی اعداد کے ساتھ روکنے کی کوشش نہیں کی گئی۔ مودی کے ایم ایل اے منتخب کئے جانے کے ۲۴ گھنٹے بعد ہی گجرات تشدد کے حوالے کر دیا گیا۔

[illegible]

س: گورنر کی سرپرستی میں کمیٹی کی کیا ضرورت تھی؟

ج: [illegible]

[illegible]

کروڑوں کا ہم آ گیا اس کو جانے کے لئے

اترانچل، پنجاب اور منی پور میں حکومت بنالینے کے باوجود

اترپردیش میں کانگریس کے مستقبل پر سوالیہ نشان

[illegible]

ہندستان میں مسلم حکمرانوں کی رواداری

غیر مسلم مؤرخین کی نظر میں

تھیر جالب دار، مشہور مورخ غیر مسلم مورخوں نے مسلم دور حکومت کو امن و امان کا گہوارہ، عوامی حقوق کا محافظ اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کا دور بتایا ہے۔ مسلمانوں کی آمد کے بعد ہندستان میں ایک نئی شاندار تہذیب نے جنم لیا اور تہذیب و تمدن میں رنگا رنگی پیدا ہوگئی تھی زندگی کا کوئی گوشہ ایسا نہیں تھا جس میں مسلمانوں نے اپنا اثر اور رنگ نہیں ڈالا تھا۔ انھوں نے اپنی بلا امتیاز تہذیب اپنے بلا امتیاز پھیلائے ان کو دور دور تک پہنچایا اور انھوں نے اس ملک کو جو عظیم تر تہذیب عطا کی اس کو کسی طور پر نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔

مغل حکمرانوں سے قبل ہندوستان میں پانچ مسلم خاندانوں نے حکومت کی ان خاندانوں نے ۱۱۹۳ء سے ۱۵۲۶ء تک حکومت کی ان کے علاوہ پورے ملک میں چھوٹی چھوٹی مسلم ریاستوں کے حکمرانوں نے بھی زبردست کارنامے انجام دیے انھوں نے اپنی رعایا کے مفادات کو ہمیشہ مقدم رکھا۔ عدل و انصاف، قومی یکجہتی اور امن و امان کو انھوں نے اولیت دی یہی وجہ ہے کہ مسلم حکمران اقلیت میں ہونے کے باوجود کامیابی سے حکمرانی کرتے رہے۔

مسلم حکمرانوں نے عدل و انصاف کی ایسی مثالیں قائم کیں جن کی مثال نہیں ملتی۔ انھوں نے ماتحت افسران، حکام اور قاضیوں کو انصاف کا سختی سے پابند کیا ہوا تھا اور ان کے بہت سے معاملات کو دیکھا تھا اور ان کے فیصلے قرآن و حدیث کی بنیاد پر کئے جاتے تھے کسی کے ساتھ کوئی تفریق نہیں برتی جاتی تھی اور مسلمانوں کے مقابلے میں ہندوؤں کے ساتھ کوئی زیادتی نہیں کی جاتی تھی۔ تغلق خاندان کے سلطان محمد تغلق کا دور حکومت بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے اس کے دور میں ہندوستان نے زبردست ترقی کی وہ علم و ادب کا دلدادہ تھا اس نے ہزاروں مدارس قائم کرائے، ہزاروں مندر بھی بنوائے اس نے عدل و انصاف کا اعلیٰ معیار قائم کیا۔ مشہور سیاح ابن بطوطہ نے محمد تغلق کے بارے میں لکھا ہے۔

ایک مرتبہ قاضی کی عدالت میں ایک ہندو امیر نے سلطان کے خلاف مقدمہ دائر کیا کہ سلطان نے اس کے بھائی کو ناحق قتل کرادیا ہے۔ قاضی نے سلطان کو طلب کرلیا، سلطان ایک عام آدمی کی طرح عدالت میں حاضر ہوگیا۔ عدالت کی کارروائی شروع ہوئی اور سلطان ایک عام آدمی کی طرح عدالت میں موجود رہا یہاں تک کہ اس وقت عدالت سے باہر نہیں آیا جب تک کہ مظلوم ہندو کو اس نے راضی نہیں کرلیا۔ مسلم بادشاہوں نے ہر جہت سے ہندستان کو ترقی دی۔ انھوں نے عمارت سازی کے فن کو زبردست ترقی دی۔ آج ہندستان میں جو ہزاروں عمارتیں ہیں مسلم بادشاہوں کے اعلیٰ ذوق کا منہ بولتا ثبوت ہیں ان عمارتوں کا آج بھی کوئی جواب نہیں ہے۔ قطب مینار، گولکنڈہ کا قلعہ، جونپور کی اٹالہ مسجد اس دور کے فن تعمیر کے اعلیٰ نمونے ہیں۔ مسلم سلاطین نے ہندستانی زبانوں کو ترقی دی۔ سنسکرت کے ۸۰۰ سال کے ذخیرے کو فارسی زبان میں منتقل کیا اور اس وقت کے عالم اسلام میں ان کتابوں کو پھیلا دیا۔ انھوں نے خود بھی ہندی زبان سیکھی اور ہندستان کی دوسری زبانوں مثلاً مراٹھی، بنگالی اور دیگر علاقائی زبانوں کو ترقی دی۔

جس طرح مغلوں نے اپنی حکومت کی بنیاد سیکولرزم، رواداری اور سب اصولوں پر حکومت کی تھی انھوں نے سب کو مذہبی آزادیاں عطا کر رکھی تھیں اسی کے ساتھ مسلمانوں نے اس ملک کو سیسہ پلائی ہوئی دیوار کے طور پر متحد کردیا تھا اور اس وقت بیرونی حملوں کی زد سے ہندستان مکمل طور پر محفوظ ہوگیا تھا۔

مسلم حکمرانوں کا دوسرا دور مغلوں سے شروع ہوتا ہے۔ مغل حکمرانوں نے سیکولرزم، رواداری، مذہبی آزادی اور عدل و انصاف کے ساتھ حکومت کی اور اپنی ہندو رعایا کو خوش رکھا اور اپنی طاقت کا بےجا استعمال نہیں کیا۔ اسی لیے ہندو مورخین ان کی تعریف لکھنے پر مجبور ہیں۔ پروفیسر رام پرساد کھوسلا اپنی کتاب مغل بادشاہ اور امراء میں لکھتے ہیں:

"ہندستان کے مغل بادشاہوں کے حق میں ہمیں یہ بات تسلیم کرنی ہوگی کہ وہ عام طور پر اپنی اس وسیع طاقت کا غلط استعمال نہیں کرتے تھے جو ان کو حاصل تھی اس طاقت نے ان کو بھی اعتدال سے آگے بڑھنے نہیں دیا۔ انھوں نے اس ملک پر وسیع عقل مند شائستہ اور مہذب حکمرانوں کی طرح حکومت کی ان کی حکومت میں مذہبی تعصب کا نام و نشان نہیں تھا۔"

حقیقت کا یہ اعتراف ایک ہندو مورخ کررہا ہے لیکن اسی ملک میں کچھ ایسے لوگ [illegible] ہیں جو تاریخی حقیقت کو بھی قبول نہیں کرتے بلکہ تاریخ کو اپنے غلط متعصب نظریات کی بھینٹ چڑھا دیتے ہیں وہ مسلم دور کو جنگلی دور سے تعبیر کرتے ہیں ان میں ڈاکٹر آر سی موجمدار جیسے پڑھے لکھے لیکن بے شعور لوگ بھی ہیں جو تاریخ کو جھٹلانے کی کوشش کرتے ہیں اور ہندوؤں کے دلوں میں مسلمانوں کو مشکوک بنانے کی مذموم کوشش کرتے ہیں۔ یہ لوگ اگرچہ پورے طور پر اپنے منصوبوں میں کامیاب نہیں ہوئے لیکن یہ کہنا بھی بیجا نہیں ہوگا کہ ان کی کوششیں رائیگاں بھی نہیں گئیں۔ آج اس ملک کے ہندوؤں میں مسلمانوں کے خلاف جو تعصب موجود ہے وہ یہی زہر ہے جو ان کو بچپن سے پلایا جاتا ہے۔ اب یہ کوشش اور بھی تیز ہوگئی ہے چنانچہ نصابی کتب میں تاریخی واقعات کو مسخ کرکے ڈھنگ سے داخل کردیا گیا ہے۔ مسلم دور حکومت کی خامیوں کو نمایاں کرکے شائع کیا جارہا ہے اور اس دور حکومت میں ہندوؤں کے ساتھ فرضی زیادتیوں کی داستانوں کو بڑے [illegible] انداز میں لکھ کر شامل کیا جارہا ہے تاریخی واقعات کو مسخ کرکے نصاب تعلیم میں شامل کرنے والوں سے گزارش ہے کہ وہ پروفیسر رام پرساد کھوسلا کی کتاب مغل سلطنت پر ایک نظر ضرور پڑھیں۔ ایشیا کے عظیم مغلوں کی مذہبی حکمت عملی کی تعریف کرنے پر مجبور ہیں اگرچہ مسلمان نہ تھے لیکن انھوں نے ہندستان کو کبھی ایک مسلم مملکت نہیں بنایا۔ □□

صفحۂ روزگار

آرکیٹیکٹ کے میدان میں روزگار کے امکانات

فن تعمیر کی بنیاد پر مکان بنانے کی روایت بہت پرانی ہے۔ پہلے بڑے بڑے خاندان کے نظام کی وجہ سے ایک ہی گھر میں بہت سے لوگ رہتے تھے لیکن اب ہر شخص الگ الگ رہنا پسند کرتا ہے۔ جس کی وجہ سے ان کے لیے مکان کا مسئلہ زیادہ مشکل ہوگیا ہے۔ اسی وجہ سے کم جگہ میں اچھا مکان بنانے کے فن کو فروغ حاصل ہوا اور اس فن کے ماہر آرکیٹیکٹ ہندستان میں دستکار کا کام انجام دے رہا ہے۔

شہری کرن کے نتیجے میں چال اور بڑے بڑے تعمیری کاموں نے آرکیٹیکٹ کے کام کی اہمیت اور مانگ میں اضافہ کیا ہے۔ فن تعمیر فن اور سائنس دونوں ہی ہے۔ آرکیٹیکٹ بھی طرح طرح کے مکانات کا تعمیری منصوبہ اور ڈیزائن تیار کرتا ہے ساتھ ہی وہ تعمیری کام کی دیکھ بھال کے لیے بھی ذمہ دار ہوتا ہے اس کے لیے روزگار کے مواقع بھی کافی ہیں وہ اندرون ملک یا بیرون ملک نوکری کے ساتھ ساتھ آزادانہ کام بھی کرسکتا ہے۔ پی ڈبلیو ڈی، ٹیلی گراف آفس، وزارت دفاع، وزارت ریل، محکمہ ڈاک و تار، بھون نرمان کمیشن، ماسٹر پلان، بھون نرمان گھر اور دیگر سرکاری اور غیر سرکاری کمپنیوں اور ذاتی عمارتوں کے بنانے والوں کے یہاں بھی آرکیٹیکٹوں کی بڑی مانگ رہتی ہے قابلیت اور تجربے کی بنیاد پر سرکاری اداروں میں ۲۲۰۰-۴۰۰۰ یا ۲۲۰۰-۳۰۰۰ کے گریڈ پر آرکیٹیکٹوں کی تقرری کی جاتی ہے۔

تعلیمی قابلیت

بی۔ آرک کورس: بی آرک کورس پانچ سال کی مدت کا ہے۔ ملک کے مختلف اداروں میں دستیاب ہے مگر ریاستوں میں داخلوں کے لیے الگ الگ شرائط اور اصول ہیں۔ داخلے کے لیے ہونے والے امتحان میں شامل ہونے کے لیے درخواست دہندہ کو ۱۰+۲ کا امتحان ریاضی، سائنس اور ڈرائنگ مضامین سمیت ساٹھ فیصدی نمبروں کے ساتھ پاس کرنا چاہیے کچھ اداروں میں ساٹھ فیصدی نمبروں کی پابندی نہیں ہے۔

ایم۔ آرک کورس: بی آرک کورس کے بعد فن تعمیر میں کسی مضمون میں مہارت حاصل کرنے کے لیے کیا جاتا ہے اس میں داخلے کے لیے بی۔ آرک ہونا ضروری ہے۔

اسسٹنٹ آرکیٹیکٹ: یہ کورس ہندستان کے مختلف پالی ٹیکنکوں میں دستیاب ہے یہ تین سال کی مدت کا کورس ہے جس میں میٹرک پاس طلبہ کو داخلہ دیا جاتا ہے دہلی میں یہ کورس آدیش پالی ٹیکنک، دہلی کرنال روڈ، دہلی پالی ٹیکنک [illegible] اور اسلام پور پالی ٹیکنک، رام مارگ میں دستیاب ہے۔

جونیئر فن تعمیر: جونیئر فن تعمیر کے تحت پانی کے بڑے بڑے جہازوں سے لے کر چھوٹی اور تیز رفتار کشتیوں کے لیے ڈیزائن تیار کرنے کا کام کیا جاتا ہے یہ کورس یونیورسٹی آف ٹکنالوجی کوچین، آئی آئی ٹی کھڑگپور اور انڈین انسٹی ٹیوٹ آف ٹکنالوجی چنئی میں دستیاب ہے۔

منصوبہ فن تعمیر: منصوبہ فن تعمیر میں پی ایچ ڈی کورس کرنے کا ملک میں ایک ادارہ [illegible] میں دستیاب ہے۔ کورس تین سال کی مدت کا ہوتا ہے اس میں کل تین سیٹیں ہیں اس انسٹی ٹیوٹ کا پتہ ہے۔

گورنمنٹ کالج آف آرکیٹیکچر اینڈ اسکلپچر
[illegible] ۱۱۰-۳۰۳۱۰۳

فن تعمیر کے انسٹی ٹیوٹ کی فہرست [illegible]

فن تعمیر کے کورس (بی۔ آرک) کے انسٹیٹیوٹ ہندستان کے مختلف حصوں میں واقع ہیں۔ ہر ریاست داخلہ ٹیسٹ منعقد کراتی ہے روڑکی آئی آئی ٹی اور انسٹیٹیوٹ آف ٹکنالوجی اور اسکول آف پلاننگ اینڈ آرکیٹیکچر نئی دہلی کا داخلہ ٹیسٹ الگ ہوتا ہے۔ جو طالب علم کسی اسکول میں پوسٹ گریجویٹ کورس کرتے ہیں ان کا کورس ختم ہونے کے بعد [illegible] پی ایچ ڈی کورس کی سہولت حاصل ہے۔

فن تعمیر میں بی آرک کورس چلانے والے مختلف انسٹیٹیوٹ:

- اسکول آف پلاننگ اینڈ آرکیٹیکچر، ۴۔ بلاک بی، اندر پرستھ اسٹیٹ، نئی دہلی
- سر جے جے کالج آف آرکیٹیکچر، ڈاکٹر دادا بھائی نوروجی روڈ، بمبئی۔۴۰۰۰۰۱
- روڑکی یونیورسٹی روڑکی۔۲۴۷۶۶۷
- انڈین کالج آف انجینئرنگ موتیہاری، مشرقی چمپارن (بہار)
- مدھو انسٹی ٹیوٹ آف ٹکنالوجی اینڈ سائنس، گوالیار (مدھیہ پردیش)
- گورنمنٹ انجینئرنگ کالج رائے پور۔۴۹۲۰۰۲
- برلا انسٹی ٹیوٹ آف ٹکنالوجی میسرا، رانچی۔۸۳۵۲۱۵
- بہار کالج آف انجینئرنگ، پٹنہ۔۸۰۰۰۰۵
- چھوٹو رام [illegible] کالج آف انجینئرنگ مورتھل سونی پت۔۱۳۱۰۳۹ (ہریانہ)

آرکیٹیکٹ کی تعلیم دینے والے کچھ اہم اداروں کے پتے اس طرح ہیں جہاں خط و کتابت یا براہ راست پہنچ کر جانکاری حاصل کی جاسکتی ہے۔

- ڈائرکٹر شعبہ آرکیٹیکٹ، راجستھان یونیورسٹی جے پور۔۳۰۲۰۰۱
- اسکول آف پلاننگ اینڈ آرکیٹیکٹ آئی پی اسٹیٹ نئی دہلی
- گورنمنٹ وومین پالی ٹیکنک کالج سورت۔۳۹۵۰۰۳ (گجرات)
- انڈین انسٹی ٹیوٹ آف ٹکنالوجی، کھڑگ پور۔۷۲۱۳۰۲ (بنگال)
- روڑکی اسکول آف آرکیٹیکچر، روڑکی۔۲۴۷۶۶۷ (یوپی)
- ایم کے [illegible] کالج آف آرکیٹیکچر، [illegible]
- شعبہ آرکیٹیکچر بی ای انجینئرنگ کالج شیو پور ہاوڑہ (بنگال)
- [illegible] اسکول آف آرکیٹیکچر [illegible]۔۳۱۲۲۲۰
- گورنمنٹ کالج آف آرکیٹیکچر، لکھنؤ۔۲۲۶۰۰۱ (یوپی)
- اسکول آف آرکیٹیکچر رنگ پورہ احمد آباد۔۳۸۰۰۰۹ (گجرات)

(باقی صفحہ [illegible])

عالم اسلام

طالبان کو اہم کمانڈر رہا

افغانستان کے حکام نے طالبان کے ایک اہم کمانڈر کو رہا کر دیا ہے [illegible]

افغانستان میں قرآن شریف کا نادر نسخہ

قرآن شریف کا ایک نادر نسخہ [illegible]

غرق آب مزدوروں کی تلاش جاری

[illegible]

عرب سربراہ کانفرنس میں سعودی منصوبہ منظور

[illegible]

بنگلہ دیش میں یوم آزادی

[illegible]

جاپانی کمانڈر کی وفد پاکستان میں

[illegible]

پوٹو کو منظور کرانے سے پہلے اس بات پر بحث کی ضرورت تھی کہ کیا د

راجیہ سبھا کے معزز رکن جناب ایف ایس نریمان ایڈوکیٹ کی تج

گزشتہ دنوں پاکستان کے صدر جنرل پرویز مشرف نے ایک سوال اٹھایا تھا جس کا ذکر پوٹو مخالف بحث کے دوران کیا گیا [illegible]

[illegible]

پوٹو کو منظور کرانے کیلئے پارلیمنٹ کا مشترکہ اجلاس

خطرناک اشارہ

ہندی روزنامہ جن ستا کا ادارتی نوٹ

[illegible]

راسو کا ۱۹۸۰ء کی موجودگی میں

[illegible]

عالمی خبریں

اس سال تیس گنا زیادہ صحافی مارے گئے

[illegible]

عالمی اقتصادی نظام ایک بڑا جوا گھر

[illegible]

فوج اور باغیوں میں تصادم

[illegible]

تائیوان میں زبردست زلزلے

[illegible]

تمل باغیوں نے سیاسی حقوق مانگے

[illegible]

...گردی ختم کرنے کے لئے ملک کو کسی نئے قانون کی ضرورت ہے

...معروف صحافی رام بہادر سنگھ کی تجزیاتی تحریر

[illegible]

پوٹا قانون

جمہوریت کے تحفظ کے نام پر کہیں جمہوریت کے قتل کا اوزار تو نہیں بن جائیگا

ہندی روزنامہ نوبھارت ٹائمز کا ادارتی نوٹ

[illegible]

...ٹا کی کوئی ضرورت نہیں ہے

[illegible]

حد سے بڑھی ہوئی مال و دولت کی چاہت ہے

فساد کا اصل سرچشمہ

تحریر: مولانا شمس الحق ندوی

انسان کو فطری اور طبعی طور پر مال سے بڑی محبت ہوتی ہے۔ وہ اس کے پیچھے شب و روز کوشاں رہتا ہے۔ یہ وہ انسانی فطرت ہے جو بغیر تربیت پائے آسانی کے ساتھ اس کی ہوس میں گرفتار ہو سکتی ہے یہ ایک ایسی نہ بجھنے والی بھوک اور نہ بجھنے والی پیاس ہے جس سے انسان کو کبھی آسودگی میسر نہیں ہوتی۔ اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اکثر برائیاں اسی وجہ سے وجود میں آتی ہیں۔ سیاسی داؤ پیچ کی دنیا ہو یا تجارت و کاروبار کی، مذہب و سنت کا معاملہ ہو یا تعمیرات میں مسابقت و تفاخر کا، ہر جگہ یہی مال و دولت کی ہوس ہے۔ بسا اوقات یہ نشے کی سی کیفیت پیدا کر دیتی ہے، حق و باطل کی تمیز ہی ختم کر دیتی ہے [illegible]

[illegible]

جب حضرت عمر فاروقؓ کو گردن اڑانے کی دھمکی دے دی گئی

امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible]

کفار مکہ کی آپؐ کے ساتھ بدتمیزیاں

[illegible]

پردہ

[illegible]

ولی اللہ ولی قاسمی بستوی

نعت

منور بستوی

[illegible]

وہ جو لٹ گئیں مری عظمتیں

[illegible]

گجرات میں جاری فساد کے ۳۵ ویں دن وزیر اعظم کا دورۂ احمد آباد

کیا صدمہ اور خوف کے شکار مظلوموں کے زخموں پر مرہم رکھ سکے گا؟

جیسا کہ امید تھی کہ مہینہ بھر بعد گجرات دورے کے دوران وزیر اعظم مسٹر اٹل بہاری واجپئی صدمہ کے شکار اور خوف سے دہشت زدہ ان ہزاروں لوگوں کے زخموں پر مرہم لگائیں گے جو اپنے عزیز و اقارب کی موت کے غم میں نڈھال ہیں اور ساتھ ہی ان

لوگوں کے خلاف سخت کارروائی کا اعلان کریں گے جنھوں نے گجرات میں اقلیتی فرقہ کے لوگوں کو نہ صرف زندہ جلا ڈالا بلکہ ان کی جائداد اور املاک کو بھی لوٹ لیا ہے لیکن وزیر اعظم مسٹر اٹل بہاری واجپئی کی پہلے دورے کا قصہ محض [illegible]

احمد آباد میں [illegible] راحت کیمپ میں [illegible] زندگی گزارنے والے آٹھ ہزار سے زائد لوگوں کو سب سے زیادہ غصہ اپنے درمیان اس ظالم و سفاک وزیر اعلیٰ نریندر مودی کو دیکھ کر ہی آیا جس کا اس کیمپ میں [illegible] اس سے پہلے ایک بھی مرتبہ یہاں کا حال چال پوچھنے نہیں آیا۔ ۴ اپریل کو وہ جب مودی اس کیمپ میں وزیر اعظم کے ساتھ آئے تو ان کے چہرے پر [illegible] کے باوجود مسٹر واجپئی نے صرف اتنا کہا کہ "اب وقت آ گیا ہے کہ افسران اور سیاستداں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور اپنا کام ٹھیک ڈھنگ سے کریں"۔

اس کے بعد پریس کانفرنس میں جہاں پھر مودی ان کے برابر میں کھڑے تھے واجپئی نے کہا کہ "وزیر اعلیٰ کے لیے میرے پاس صرف ایک ہی پیغام ہے کہ وہ 'راج دھرم' پر عمل کریں۔" یہ الفاظ اگرچہ بہت سخت ہیں لیکن صرف اس وقت جب حکمرانوں کی نیت صاف ہو، ظاہر ہے ایک حکمراں کو ذات پات، مذہب اور فرقہ کی بنیاد پر رعایا کے ساتھ بھید بھاؤ نہیں کرنا چاہیے۔

وزیر اعظم نے بعد ازاں شاہ عالم ریلیف کیمپ [illegible]

بیوہ اور یتیم بچوں سے بھی ملاقات کی۔ وہاں بچے فساد میں یتیم ہو گئے ہیں۔ ان سے ملاقات کے بعد واجپئی نے کہا فسادات جاری رہیں، یہ مجھے منظور نہیں۔

وزیر اعظم کو قصبہ میں بھرے لوگوں کی حالت بھی برداشت کرنی پڑی۔ کیمپ میں داخل ہوتے ہی [illegible] بھیڑ نے وزیر اعلیٰ نریندر مودی اور پولس کے خلاف نعرے لگائے۔ بھیڑ نے وزیر اعظم سے مودی کو ہٹانے اور فسادات کی جانچ سپریم کورٹ کے کسی موجودہ جج سے کرانے کا مطالبہ کیا۔ بھیڑ نے اپنے ہاتھوں میں تختیاں اٹھا رکھی تھیں جن پر "مسلمانوں کو بچائیں"، "ہم بھی ہندوستان کے شہری ہیں"، "ہمیں انصاف چاہیے" جیسے نعرے لکھے ہوئے تھے۔ ایک تختی نے تو سبھی لوگوں کا دھیان اپنی طرف کھینچ لیا۔ "آپ

تب یہاں آئے جب مسلمان قبر میں دفنا دیے گئے ہیں۔"

اپنی تقریر کے دوران واجپئی کافی جذباتی نظر آئے۔ انھوں نے کہا کہ گجرات کے ان فسادات کے بعد کس منہ سے [illegible] باہر کے ملکوں میں جاؤں گا۔ یاد رہے کہ ایک دن بعد ہی واجپئی کو سنگاپور اور کمبوڈیا کے دورے پر جانے والے تھے۔ [illegible] کیمپ میں بھرائی ہوئی آواز سے واجپئی نے کہا کہ اپنے ہی شہر میں بے گھر ہونا اپنے ہی ملک میں پناہ گزیں ہونا شرم کی بات ہے۔ اس سے زیادہ دکھ کی بات اور کیا ہو سکتی ہے۔

مسٹر واجپئی نے کہا کہ گودھرا اور یہاں کے تشدد کی کہانی میں سن چکا ہوں۔ اب یہ کہانیاں بند ہونی چاہئیں۔ اب لوگوں کے دلوں کو جوڑنا ہے۔ پریشان سے نظر آئے واجپئی نے پوچھا کہ عورتوں اور بچوں کو کیسے چھوڑا

گیا؟ انھوں نے کیا قصور کیا تھا۔ واجپئی نے کہا کہ آپ یہاں کیسے رہ رہے ہیں مجھے اس کا علم ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اب آپ کی دیکھ بھال بہتر ڈھنگ سے ہو سکے گی۔

واجپئی کے دورے سے پہلے حصوں سے بھی اس کیمپ کا دورہ کیا تھا انھیں ۳ اپریل کو کیمپ میں ہوئی کاپلیٹ پر یقین ہی نہیں آ رہا تھا۔ پورا کیمپ ایک ترپال سے ڈھکا ہوا تھا۔ ایک [illegible] اسٹال سے سونے وغیرہ دیے جا رہے تھے۔ [illegible] کی طرف سے بسکٹ اور کھانے پینے کی اشیاء کا انتظام کیا گیا تھا جو صفائی کے ساتھ پلاسٹک میں بند کیے گئے تھے۔

مسٹر واجپئی نے حاضرین سے کہا کہ آپ لوگ میری پوری زندگی سے واقف ہیں۔ میں آپ کے دکھوں کو دیکھ سکتا ہوں۔

پورا ملک آپ کے ساتھ ہے لیکن فرقہ وارانہ کے اس زہر کو پھیلنے سے روکیں۔ انھوں نے اس بات کا احساس دلایا کہ پولس کے لیے

یہ گواں کا ظلم ہے۔ انھوں نے کہا کہ حکومت اس سلسلہ کو اب مزید جاری نہیں رہنے دے گی۔ پولس ان کو بس روتا ہوا ہم جان دے [illegible] چھوڑ دیں ہم جان سے نہیں بچے تو جان لینے کا حق کس نے دیا۔

وزیر اعظم کے شاہ عالم ریلیف کیمپ کے دورے کے دوران حاضرین کا غصہ کئی مرتبہ نظر آیا۔ انھوں نے سیکورٹی کے حصار کو توڑ کر وزیر اعظم سے ملنے کی کوشش کی اور "مودی واپس جاؤ" کے نعرے لگائے۔ انھوں نے چلا کر کہا کہ ہم کو وزیر اعظم سے کیوں ملنے نہیں دیا جا رہا۔ آخر ہمارے دکھوں کی داستان ان کو کون سنائے گا۔

مودی انتظامیہ ناقابل اعتبار ہے

گجرات فساد کی تحقیقات سی۔ بی۔ آئی کے حوالے کی جائے

حقوق انسانی کمیشن کا پرزور مطالبہ

قومی انسانی حقوق کمیشن نے صاف طور پر گجرات حکومت کو فسادات پر قابو پانے میں ناکام رہنے کا ذمہ دار قرار دیا۔ کمیشن نے پولس کے رول اور جانچ کے عمل پر بھی تیز حملے کیے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی اس نے کہا ہے کہ فرقہ وارانہ تشدد کے سنگین معاملات کی جانچ سی بی آئی کے سپرد کی جائے اور ان معاملات میں مقدمہ چلانے کے لیے خصوصی عدالتیں قائم کی جائیں۔

اپنے ابتدائی تجزیہ میں کمیشن نے گجرات حکومت کے اس دعوے کو خارج کر دیا ہے کہ اس نے فسادات کو کنٹرول کر لیا ہے اور متاثرین کی دادرسی کی جا رہی ہے۔ کمیشن کا کہنا ہے کہ اس طرح کے کئی الزامات لگے ہیں کہ [illegible] سے معاملات میں غلط طریقے سے ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔ ان الزامات کے مدنظر جانچ کے عمل کا اعتماد بحال کیا جانا چاہیے۔ کمیشن نے خاص طور پر گودھرا، [illegible] اور نرودا [illegible] معاملات، [illegible] معاملہ اور [illegible] ضلع کا مزید [illegible] معاملات سی بی آئی کو سونپے کی سفارش کی ہے۔ کمیشن کے معائنہ اور سفارشات کی ایک کاپی وزیر اعظم اٹل بہاری واجپئی کو بھیجی گئی ہے۔ یاد رہے کہ ۴ اپریل کو وزیر اعظم نے خود گجرات کے راحت کیمپوں کا دورہ کیا ہے۔ کمیشن نے ایسے معاملات کی روزانہ سماعت کرنے کے لیے خاص عدالتیں قائم کرنے کی سفارش بھی کی ہے۔ کمیشن نے کہا کہ ان افسران کے خلاف کارروائی کی جانی چاہیے جو ابتدائی مراحل میں فسادات کو روکنے میں ناکام رہے ہیں۔

کمیشن نے کہا کہ مختلف طبقوں کے [illegible] خصوصی سیل بنائے جائیں جو ان معاملات میں ہونے والی پیش رفت کو دیکھیں۔ جو بی پی

آئی کو پیش ہونے جائیں گے۔ راحت کیمپوں میں پولس ڈیسک قائم کیے جائیں جو شکایات سنیں اور فوراً کارروائی کریں۔ کمیشن کی یہ بھی سفارش ہے کہ سیاسی لیڈر اور انتظامی افسران ان راحت کیمپوں میں جائیں اور جب تک فساد زدگان کے لیے واپسی کے پختہ انتظام نہ ہو جائیں تب تک ان کو راحت کیمپ چھوڑ کر جانے کے لیے نہ کہا جائے۔

کمیشن نے کہا کہ جانچ وغیرہ کا عمل اس طرح ہو کہ پہلے سے دہشت زدہ لوگ خاص طور سے خواتین اور بچے مزید دہشت کے شکار نہ ہوں۔ ان کاموں کے لیے متاثرہ افسران خاص طور سے خواتین کی تقرری کی جائے۔ کمیشن نے کہا کہ جہاں اپنی ذمہ داری میں کوتاہی برتنے والے افسران کو سزا دی جائے وہیں اپنی ذمہ داری کا حق تعریف ڈھنگ سے انجام دینے والے افسران کو اس کا انعام بھی دیا جانا چاہیے۔

کمیشن نے یہ سفارشات کرتے ہوئے اپنی رائے دی ہے کہ گجرات میں جو کچھ ہوا اس سے نہ صرف گجرات بلکہ پورے ملک کے اثرات پڑے گی کے [illegible] اس سے لوگوں کے دستور میں دیے گئے حقوق پر بھی سوالیہ نشان لگتا ہے۔ شہری اور سیاسی حقوق کی حفاظت بھی ان فسادات سے سوال کھڑے ہوتے ہیں۔ کمیشن نے یہ بھی کہا ہے کہ ریاست کی یہ سب سے بڑی ذمہ داری ہے کہ وہ سبھی لوگوں کی زندگی، آزادی، مساوات اور وقار کے حق کی حفاظت کرے اور کوئی ریاست اس ذمہ داری سے بچ نہیں سکتی۔ کمیشن نے اس بات پر بھی تشویش کا اظہار کیا کہ گجرات میں فرقہ وارانہ فسادات کی تاریخ کو دیکھتے ہوئے مرکزی اور

صوبائی حکومتیں فسادات کی ایجنسیوں کا اندازہ لگانے میں ناکام رہی ہیں۔ کمیشن نے کہا کہ ریاستی حکومت کو اپنے کاروائی کرنے اور خفیہ ایجنسیوں کے اپنی ذمہ داری نبھانے میں ناکام رہنے پر حالات اتنی خراب ہوئی۔ اب یہ صوبائی حکومت پر ہے کہ وہ ایسے قدم اٹھائے کہ لوگوں کی یہ خیال دور ہو سکے۔ کمیشن نے کہا کہ صوبائی حکومت کے ذریعے دی گئی رپورٹ بتاتی ہے کہ گودھرا کے واقعات پہلے سے منظم کیے گئے تھے لیکن رپورٹ اس بات کا خلاصہ نہیں کرتی کہ ان کے لیے کون ذمہ دار ہے۔ کمیشن نے وزیر اعلیٰ نریندر مودی کے

اس بیان پر سخت اعتراض کیا کہ فسادات پر ۷۲ گھنٹے کے اندر قابو پا لیا گیا۔ کمیشن نے کہا کہ اس رپورٹ کے لکھے جانے تک بھی گجرات میں تشدد جاری ہے۔ کمیشن نے احمد آباد کے کاموں کو لکھ کر بھی ریاستی حکومت کے بورڈ کا حوالہ دیا [illegible] کمیشن کی ٹیم جب گجرات گئی تو اس کو بتایا گیا کہ کئی جگہوں میں ابھی تک [illegible] سیاسی لیڈر و افسران نہیں پہنچے ہیں۔ اس سے ان کیمپوں میں رہنے والے فساد زدگان کے دلوں میں بے یقینی اور بے اطمینانی کا جذبہ اور بھی زیادہ شدید ہو گیا ہے۔

گجرات کے فسادات ایک منصوبہ بند سازش تھی جس کا مقصد متمول مسلمانوں کو ختم کرنا تھا

معروف صحافی جناب کملیشور کی تجزیاتی تحریر

گجرات میں حالانکہ فرقہ وارانہ خونریزی کم کم ہو رہی ہے لیکن یہ سلسلہ ابھی رکا نہیں ہے آر ایس ایس پریوار اور بے قابو تنظیموں کے تیور بھی ابھی تیکھے ہو رہے ہیں اور اب یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ سنگھ پریوار اور بی جے پی کا ایجنڈہ ایک ہی ہے اور صرف اقتدار میں بنے رہنے کیلئے بی جے پی نے اپنے ہندوتوادی ایجنڈے کو عارضی طور پر الگ رکھا ہے۔

گجرات کے فسادات بھی یہی بتاتے ہیں کہ جیسا سب کچھ پہلے سے طے تھا گودھرا حادثہ اپنی نوعیت میں سب سے بڑا حادثہ تھا اور عمل اور ردعمل کا جو بے شرم اور ظالمانہ جواز گجرات کے موجودہ وزیر اعلیٰ نریندر مودی نے دیا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہندو وادیوں کی طاقت کا ایک ایجنڈہ اور بھی ہے اور وہ یہ کہ اقلیتوں کو صرف خوفزدہ ہی نہ رکھا جائے بلکہ جب اور جہاں موقع ملے ان کا صفایا بھی کر دیا جائے ساتھ ہی ان کو انہی کے گھروں، گلیوں اور بستیوں میں موت کے گھاٹ اتار دیا جائے [illegible]

[illegible]

گجرات فساد سے ہونے والا معاشی خسارہ

[illegible]

شانتی یاترا کی دہلی واپسی

[illegible]

وشوہندو پریشد جیسی جارح تنظیموں پر پابندی لگائی جائے

مجلس عاملہ جمیعۃ علماء ضلع انبالہ کا مطالبہ

جمیعۃ علماء ہند کے وفد نے چلڈرن ولیج کا دورہ کیا

تنظیم ائمہ ضلع یمنا نگر ہریانہ کی طرف سے ایصال ثواب اور دعائے مغفرت

ایصال ثواب کی اپیل

ایصال ثواب کیا گیا

بقیہ: راسو کا ۔۔ صفحہ ۳ سے

بقیہ: منظر پس منظر ۔۔ صفحہ ۱۲ سے

بقیہ: سوالیہ نشان ۔۔ صفحہ ۲ سے

بقیہ: امریکہ اور سعودی عرب ۔۔ صفحہ ۲ سے

فاشسٹوں کی ریہرسل

بقیہ: روزگار ۔۔ صفحہ ۳ سے

ALJAMIAT (WEEKLY) NEW DELHI
R. N. I. NO. – 38985/82
Posting Date - 8/9 April 2000
12- 18 APRIL 2002
Postal Registration No. – DL – 11052/ 2002

منظر پس منظر :

منصور علی خان کا رد ار

ہولی کا تہوار ہندو مسلم جھگڑے آزادی کے بعد فاشسٹوں کی ریہرسل

ہولی کا تہوار

ہندوستان میں کوئی اہم دن جسے لوگ مذہبی جذبہ کے ساتھ مناتے ہوں، کبھی کبھار ہی خیریت اور تشدد کے بغیر گزرتا ہے۔ ہولی ایک اہم ہندوستانی تہوار ہے۔ جو ہندو عوام کی اکثریت بڑے زبردست مذہبی جوش وخروش بلکہ ایک حد تک جنون کے ساتھ مناتی ہے۔ اس تہوار پر صرف رنگ اور پانی کا کھیل ہی نہیں کھیلا جاتا، بلکہ روشنائی، کیچڑ، گارا، کیچڑ، گوبر اور گندگی کا بھی کھل کر استعمال کیا جاتا ہے۔ ہر اس ہندو لوگوں پر رنگ پھینکنا تو بہت معمولی سی بات ہے۔ ہولی کھیلنے والے راہگیروں اور بسوں میں بیٹھے والے انجان مسافروں تک کو نہیں بخشتے، پتھر مار کر ریل گاڑیوں، بسوں اور دیگر موٹر گاڑیوں کے شیشے توڑ دیے جاتے ہیں

اور بعض اوقات تو مسافروں کو زخمی اور لہولہان کر دیا جاتا ہے۔ اس پر اگر کوئی اعتراض کرے تو اسے تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ انگریز حکومت کے دور میں بھی اس تہوار پر جگہ جگہ ہندو مسلم فسادات ہوتے تھے، جس کا الزام [illegible]

ہندو مسلم جھگڑے

[illegible]

آزادی کے بعد

[illegible]

مولانا قاضی مجاہد الاسلام قاسمی کا انتقال علمی دُنیا کے لیے عظیم سانحہ

نئی دہلی ۱۵ اپریل ۲۰۰۲ء: جمعیۃ علماء ہند کے صدر امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ نے [illegible] قاضی مجاہد الاسلام قاسمی کے انتقال کو علمی دنیا کے لیے ایک عظیم سانحہ قرار دیتے ہوئے [illegible]

گجرات کے ہولناک فساد کے متاثرین کی بھرپور امداد و اعانت کیجیے

اہل خیر حضرات سے امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ کی اپیل

[illegible]

(۱) [illegible] 110002 [illegible] 3317729 ، 3311455

(۲) [illegible] 9825049994 ، 079-2120642

[illegible] Jamiat Ulama [illegible]

[illegible] Jamiat Relief Committee Gujarat

شعبہ نشر و اشاعت جمعیۃ علماء ہند ۱، بہادر شاہ ظفر مارگ، نئی دہلی - ۱۱۰۰۰۲

الجمعیۃ [illegible]
پرنٹر و ناشر: مولانا محمد علی [illegible]

تجدید خریداری [illegible]

۳۰ اپریل ۲۰۰۲ء

[illegible]